سوال

(58)جنوں اور انسانوں سے مدد طلب کرنا اور ان کے لئے نذر ماننا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جنوں اور انسانوں سے مدد طلب کرنا اور ان کے لئے نذر ماننا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جنوں اور انسانوں سے مدد طلب کرنا اور ان کے لئے نذر ماننا

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے ان تمام مسلمانوں کے نام جو اس تحریر کو دیکھیں، اللہ تعالی مجھے اور تمام مسلمانوں کو مضبوطی کے ساتھ دین کو تھامنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد

بعض بھائیوں نے مجھ سے ان امور کے بارے میں پوچھا ہے جو بعض جاہل لوگ کرتے ہیں یعنی غیر اللہ کو پکارنا، مشکلات میں غیر اللہ سے مدد طلب کرنا مثلا جنوں کو پکارنا اور ان سے مدد طلب کرنا، ان کے لئے نذر ماننا، ان کے لئے جانوروں کو ذبح کرنا، بعض لوگوں کا یہ کہنا ''اے سات بزرگو!اس کو پکڑلو۔'' ان سات بزرگوں سے مراد جنوں کے سات سردار ہیں یا یہ کہنا کہ ''اے سات بزرگو!فلاں شخص کے ساتھ یہ سلوک کرو۔'' مثلا اس کی ہڈیاں توڑ دو، اس کا خون پی لو، اس کا مثلہ کردو۔ یا یہ کہنا کہ ''اے جن ظہیرہ!اس کو پکڑلو۔ اے جن عصر!اس کو پکڑلو۔'' چنانچہ بعض جنوبی علاقوں کے لوگوں میں اس طرح کی باتوں کا عام رواج ہے، اسی کے ساتھ ہی یہ بھی شامل ہے کہ انبیاء اولیا یا دیگر صالحین وغیرہ سے دعا کی جائے، فرشتوں سے دعا اور مدد طلب کی جائے، ازراہ جہالت یا پہلے لوگوں کی تقلید کی وجہ سے۔ اس طرح ی باتیں بہت سے ان لوگوں میں بھی پائی جاتی ہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ بعض لوگ ان باتوں کو معمولی قرار دیتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ بس یہ باتیں زبان پر آجاتی ہیں ہمارا مقصد اور عقیدہ یہ نہیں ہے۔ مذکورہ سوال کرنے والے بھائیوں نے مجھ سے یہ بھی پوچھا ہے کہ جن لوگوں کے اس طرح کے اعمال ہوں، ان سے رشتے ناطے کرنے، ان کے ذبیحہ جانوروں کے گوشت کھانے، ان کے لئے دعا کرنے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ شعبدہ بازوں، نجومیوں اور ایسے لوگوں کی تصدیق کرنے کا کیا حکم ہے جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ محض کوئی ایسی چیز دیکھ کر جو مریض کے جسم سے لگی ہو مثلا عمامہ، شلوار اور دوپٹہ وغیرہ، یہ بتا سکتے ہیں کہ مریض کا مرض کیا ہے اور اس مرض کے اسباب کیا ہیں؟

جواب: الحمدللہ وحدہ، والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، وعلی آلہ وصحبہ_ اما بعد:

بے شک اللہ سبحانہ وتعالی نے جنوں اورانسانوں کوصرف اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کے سوا ہر چیز کو چھوڑکرصرف اورصرف اس کی عبادت کریں، دعا، استغاثہ، ذبح، نذراوردیگرتمام عبادات کوصرف اسی کی ذات گرامی کےلئے خاص قراردیں، اسی مقصد کےلئے اللہ تعالی نے حضرات انبیاء علیہ السلام کومبعوث فرمایااور انہیں اس پیغام کی اشاعت کا حکم دیا۔ اللہ تعالی نے جو آسمانی کتابیں نازل فرمائیں، جن میں سے قرآن کریم سب سے عظیم ترین ہے، اس میں بھی اسی کا بیان اوراسی کی دعوت ہے اوراللہ تعالی کے ساتھ شرک اورغیراللہ کی عبادت سے ڈرایا گیا ہے، یہی اصل الاصول ملت اوردین کی اساس اور ''لاالہ الااللہ'' کی شہادت کے معنی ہیں کہ اللہ تعالی کے سواکوئی معبود حقیقی نہیں ہے۔ اس سے غیراللہ کی الوہیت یعنی عبادت کی نفی ہوجاتی اوراللہ وحدہ لاشریک لہ کےلئے عبادت کا اثبات ہوجاتا ہے اوردیگرتمام مخلوقات میں سے اورکوئی نہیں جس کوعبادت کا مستحق سمجھا جاسکے۔ کتاب اللہ اورسنت رسول اللہ ﷺ میں اس کے دلائل بے حدوحساب مثلا اللہ تعالی نے ارشادفرمایا ہے :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاریات ۵۱/۵۶)

''اورمیں نے جنوں اورانسانوں کو(صرف اورصرف) اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں''

نیز فرمایا : وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (الاسراء ۱۷/۲۳)

"اورتمہارے پروردگارنے ارشادفرمایا ہے کہ تم اس کے سواکسی کی عبادت نہ کرو۔"

مزیدارشادہے :

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ (البینۃ ۹۸/۵)

''انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ یکسو (تمام باطل ادیان سے منقطع) ہوکر اخلاص عمل کے ساتھ صرف اورصرف اللہ کی عبادت کریں!''

ارشادگرامی ہے :

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (الغافر ۴۰/۶۰)

''اورتمہارے پروردگارنے کہا ہے کہ تم مجھ سے دعاکرومیں تمہاری (دعا) قبول کروں گا، یقین جانو جولوگ میری عبادت سے ازراہ تکبر اعراض کرتے ہیں، عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

فرمان باری تعالی ہے :

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

(البقرۃ ۲/۱۸۶)

''(اے پیغمبر!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں دریافت کریں تو (آپ کہہ دیں کہ) میں تو (تمہارے) بہت ہی قریب ہوں، جب کوئی پکارنے والامجھے پکارتا ہے تومیں اس کی دعاقبول کرتا ہوں۔''

ان آیات کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس نے جنوں اورانسانوں کو (محض) اپنی عبادت کےلئے پیدا فرمایا ہے اوراس نے فرمایا ہے کہ اس کے سواکسی اورکی عبادت نہ کی جائے۔ ''قضی'' کے معنی یہ ہیں کہ اس نے حکم دیا ہے، اس نے وصیت فرمائی ہے یعنی اللہ تعالی نے قرآن حکیم میں اپنے بندوں کو یہ حکم دیا ہے اوریہ وصیت فرمائی

ہے اوراسے اپنے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی زبانی بیان فرمایا کہ ''بندے صرف اپنے رب ہی کی عبات کریں۔'' اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ بات بھی واضح فرمادی ہے کہ دعا بھی ایک عظیم عبادت ہے، جواس سے تکبر کرے گا وہ جہنم رسید ہوگا، اس لئے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کوکہ حکم دیاکہ وہ صرف اور صرف اسی سے دعامانگیں۔ اللہ تعالی نے ہمیں یہ بھی بتادیا کہ وہ ہمارے بہت قریب ہے اوروہ اپنے بندوں کی دعاوں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے، لہذا تمام بندگان الہی پر یہ واجب ہے کہ وہ صرف اپنے رب تعالی ہی سے دعا کریں کیونکہ دعا بھی اسی عبادت ہی کی ایک قسم ہے جس کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے اورجس کا انہیں حکم دیاگیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١٦٢ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ (الانعام ۶/۱۶۲۔۱۶۳)

''(اے پیغمبر!) آپ کہہ دیں کہ میری نمازاور میری قربانی اور میرا جینااور میرا مرنا، سب خالص اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملاہے اورمیں سب سے پہلے فرمان بردار ہوں۔''

اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم ﷺ کو یہ حکم دیاکہ وہ لوگوں کو یہ بتادیں کہ آپؐ کی نمازاور قربانی۔ یعنی جانور کو ذبح کرنا۔ اور میرا جینااور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں تو شخص غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے جس طرح غیر اللہ کے لئے نماز پڑھنا شرک ہے، اسی طرح غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا بھی شرک ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے نماز وذبح کو یہاں یکجا ملاکر ذکر فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ دونوں اللہ وحدہ لاشریک لہ ہی کے لئے ہونی چاہئیں توجو شخص غیر اللہ مثلاجن، فرشتوں، مردوں وغیرہ کے نام پر ذبح کرے اوراس سے ان کا تقرب حاصل کرے تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی غیر اللہ کے لئے نماز پڑھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشادفرمایا:

((لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ)) ''اللہ تعالی اس شخص پر لعنت فرمائے، جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے۔''

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حسن سند کے ساتھ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''دو آدمیوں کا گزر ایک قوم کے بت کے پاس سے ہواجووہاں سے کسی کو گزرنے کی اجازت

''اوران لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی فساد عقیدہ) باقی نہ رہے اوردین سب اللہ ہی کا ہوجائے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑائی کروں حتی کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اورنماز قائم کریں اورزکوۃ اداکریں، جب وہ یہ کام کریں گے تو مجھ سے اپنے خونوں اورمالوں کو، بچالیں گے، سوائے اسلام کے حق کے اوران کا حساب اللہ تعالی کے ذمہ ہوگا۔'' اس حدیث ''حتی یشھدواان لاالہ لااللہ'' کہ معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ تعالی کے سوا ہر چیز کوچھوڑ کر عبادت کو صرف اور صرف اللہ تعالی کے لئے خاص کردیں۔ مشرک لوگ جنوں سے ڈرتے اوران کی پناہ مانگا کرتے تھے تواس سلسلہ میں اللہ تعالی نے حسب ذیل آیت کریمہ نازل فرمائی:

وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا

(الجن ۷۲/۶)

''بات یہ ہے کہ کچھ لوگ (چند انسان) بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اوربڑھ گئے۔''

اہل تفسیر نے آیت کریمہ میں فَزَادُوهُمْ رَهَقًا کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ انہوں نے ان کے ڈراور خوف میں اوراضافہ کردیا کیونکہ جن جب یہ دیکھتے کہ انسان ان کی پناہ پکڑتے ہیں تواس سے ان کے دلوں میں غروراور تکبر پیدا ہوگیا اورانہوں نے انسانوں کو مزید ڈرانا اورخوف میں بتلا کرنا شروع کردیاتاکہ وہ ان کی زیادہ عبادت کریں اوران کی طرف رجوع کریں، جنوں کی پناہ کے عوض اللہ تعالی نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی کہ وہ اللہ تعالی کی ذات گرامی اوراس کے کلمات تامہ کی پناہ پکڑا کریں، چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَاِمَّا یَنزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیطَانِ نَزغٌ فَاستَعِذ بِاللَّہِ ۖ اِنَّہُ ہُوَ السَّمِیعُ العَلِیمُ (فصلت ۴۱/۳۶)

''اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو، بے شک وہ سنتا جانتا ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ نے اس سلسہ میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو نازل فرمایا اور صحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص کسی جگہ فروکش ہو اور وہ یہ پڑھ لے:

((اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق))

''میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے۔''

تو اسے اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی''ان مذکورہ آیات واحادیث سے ایک طالب نجات اور دین کی حفاظت اور چھوٹے بڑے شرک سے سلامتی کے متلاشی کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مردوں، فرشتوں، جنوں اور دیگر مخلوقات سے تعلق قائم کرنا اور انہیں پکارنا اور ان کی پناہ پکڑنا اس طرح کے دیگر امور کو اختیار کرنا زمانہ جاہلیت کے مشرکوں کا عمل اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک کی انتہائی بدترین صورت ہے لہذا واجب ہے کہ اسے ترک کر دیا جائے، اس سے بچا جائے، اس کے ترک کی دوسروں کو بھی تلقین کی جائے اور ایسا کرنے والے کو منع کیا جائے اور جس شخص کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ وہ اس قسم کے شرکیہ اعمال میں بتلا ہے تو یہ جائز نہیں کہ اس سے رشتہ ناطہ کیا جائے، اس کا ذبیحہ کھایا جائے، اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے حتیٰ کہ وہ تائب ہو، دعا اور عبادت کو اللہ وحدہ کے لئے خالص کر دے۔ دعا بھی عبادت ہے بلکہ عبادت کی روح ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''دعا ہی عبادت ہے''اور دوسری حدیث میں الفاظ یہ ہیں کہ''دعا عبادت کا مغز ہے''اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَنکِحُوا المُشرِکَاتِ حَتَّیٰ یُؤمِنَّ ۚ وَلَاَمَۃٌ مُّؤمِنَۃٌ خَیرٌ مِّن مُّشرِکَۃٍ وَلَو اَعجَبَتکُم ۗ وَلَا تُنکِحُوا المُشرِکِینَ حَتَّیٰ یُؤمِنُوا ۚ وَلَعَبدٌ مُّؤمِنٌ خَیرٌ مِّن مُّشرِکٍ وَلَو اَعجَبَکُم ۗ اُولَـٰئِکَ یَدعُونَ اِلَی النَّارِ ۖ وَاللَّہُ یَدعُو اِلَی الجَنَّۃِ وَالمَغفِرَۃِ بِاِذنِہِ ۖ وَیُبَیِّنُ آیَاتِہِ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُم یَتَذَکَّرُونَ (البقرۃ ۲/۲۲۱)

''اور (مومنو) مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں، نکاح نہ کرنا کیونکہ مشرک عورت خواہ تم کو کیسی بھلی لگے اس سے مومن لونڈی بہتر ہے اور اسی طرح مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں، مومن عورتوں کو ان کی زوجیت میں نہ دینا کیونکہ مشرک (مرد) سے خواہ وہ تم کو کیسا ہی بھلا لگے، مومن غلام بہتر ہے۔ یہ (مشرک) لوگوں کو دوزخ کی طعف بلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے حکم لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں۔''

اللہ سبحان ہ وتعالیٰ نے مسلمانوں کو بتوں، جنوں اور فرشتوں وغیرہ کی عبادت کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ وہ ایمان لائیں کہ عبادت صرف اللہ وحدہ لا شریک لہ کے لئے خاص ہے، عسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کی تصدیق کریں اور آپ کے راستہ کی پیروی کریں۔ اسی طرح آیت کریمہ میں اس بات سے بھی منع فرمایا کہ مشرکوں کو مسلمان عورتوں کے رشتے دیئے جائیں حتیٰ کہ وہ ایمان لائیں کہ عبادت صرف اللہ وحدہ لا شریک لہ کے لئے خاص ہے، رسول اللہ ﷺ کی تصدیق واتباع کریں، نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ مومن باندی، آزاد مشرک عورت سے بہتر ہے خواہ وہ اسے دیکھنے والے اور اس کی بات سننے والے کو کتنی ہی اچھی کیوں نہ معلوم ہو، اسی طرح مومن غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے خواہ اسے سننے اور دیکھنے والا اس کے حسن وجمال اور اس لی فصاحت وبلاغت اور اس کی بہادری وغیرہ کی وجہ سے کتنا ہی خوش کیوں نہ ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں یعنی مشرک مرد اور عورتیں اپنے اقوال واعمال اور سیرت واخلاق سے دوزخ کے داعی ہیں جب کہ مومن مرد اور عورتیں اپنے اقوال واعمال اور سیرت وکردار کے اعتبار سے جنت کے داعی ہیں تو یہ دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟ اسی طرح جل وعلا نے منافقوں کے بارے میں فرمایا ہے:

وَلَا تُصَلِّ عَلَیٰ اَحَدٍ مِّنہُم مَّاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُم عَلَیٰ قَبرِہِ ۖ اِنَّہُم کَفَرُوا بِاللَّہِ وَرَسُولِہِ وَمَاتُوا وَہُم فَاسِقُونَ (التوبۃ ۹/۸۴)

''اور (اے پیغمبر!) ان میں سے کوئی مر جائے تو کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (جا کر) کھڑے ہونا، یہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے رہے اور مرے

بھی تونافرمان (ہی مرے) ''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے اس بات کو واضح فرمایا ہے کہ منافق اور کافر کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے ہیں ،اسی طرح ان کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھی جائے ،انہیں مسلمانوں کا امام نہ بنایا جائے اور اس کا سبب ان کا کفر ،عدم امانت اور مسلمانوں کے ساتھ ان کی زبردست عداوت ہے اور اس لئے بھی کہ یہ اہل صلوۃ وعبادت میں سے نہیں ہیں کیونکہ کفر وشرک کے ساتھ کوئی عمل باقی نہیں رہتا۔ ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے ۔ اللہ عزوجل نے مردہ ذبیحوں اور مشرکوں کے ذبیحوں کی حرمت بیان کرتے ہوئے فرمایا :

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ

(الانعام ۶/۱۲۱)

''اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاوکہ اس کا کھانا گناہ ہے اور شیطان (لوگ)اپنے رفیقوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم لوگ ان کے کہے پر چلے تو بے شک تم بھی مشرک ہوئے ۔ ''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے مردار اور مشرک کا ذبیحہ کھانے سے مسلمان کو منع فرمایا ہے ۔ مشرک چونکہ نجس ہے ،اس لئے اس کا ذبیحہ بھی مردار کے حکم میں ہے خواہ اس پر اللہ تعالی کا نام ہی کیوں نہ لیا گیا ہو کیونکہ مشرک کا اللہ تعالی کا نام لینا باطل ہے اور اس کا کوئی اثر نہیں کیونکہ ذبیحہ عبادت ہے اور شرک عبادت کو رائیگاں کرکے باطل کر دیتا ہے حتی کہ مشرک ،اللہ تعالی کی بارہ گاہ میں توبہ کرے ہاں البتہ اللہ تعالی نے اہل کتاب کے کھانے کو جائز قرار دیا ہے ،ارشاد باری تعالی ہے :

وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ (المائدہ ۵/۵)

''اور اہل کتاب کا کھانا بھی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے ۔ ''

کیونکہ اہل کتاب آسمانی دین کی طرف منسوب ہیں اور ان کا دعوی یہ ہے کہ وہ حضرت موسی وحضرت عیسی علیہم السلام کے پیروکار ہیں اگرچہ اپنے دعوی میں وہ جھوٹے ہیں ۔ اب اللہ تعالی نے کائنات کے تمام انسانوں کی طرف اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرما کر سابقہ تمام دینوں کو منسوخ اور باطل کر دیا ہے لیکن اللہ عزوجل نے اپنی حکمت بالغہ اور بہت سے ان اسرار ورموز کے باعث اہل کتاب کے کھانے اور ان کی عورتوں کو ہمارے لئے حلال قرار دیا ہے جن کی اہل علم نے وضاحت فرمائی ہے لیکن بتوں ،مردوں ،نبیوں ،ولیوں اور دیگر اشیاء کے پجاری بت پرستوں کے کھانے یا عورتوں کو ہمارے لئے حلال قرار نہیں دیا کیونکہ ان کا دین بالکل بلاشک وشبہ بے اصل بلکہ سرے سے ہی باطل ہے لہذا ان کا ذبیحہ مردار ہے ،اس کا کھانا جائز نہیں ۔ کسی شخص کا اپنے مخاطب کو یہ کہنا کہ ''تجھ پر جن کا اثر ہے ''یا ''تجھے جن نے پکڑ رکھا ہے ۔ ''یا ''شیطان تجھے لے اڑا ہے ''یا اس قسم کی دیگر باتیں تو یہ گالی گلوچ کے قبیل سے ہیں ۔ یہ باب شرک کے قبیل سے نہیں ہیں ۔ مسلمانوں کو اس طرح کی گالیاں دینا بھی جائز نہیں ۔ ہاں البتہ ان الفاظ کے کہنے والے شخص کا عقیدہ اگر یہ ہو کہ اللہ تعالی کے حکم اور مشیت کے بغیر جن ،لوگوں میں تصرف کر سکتے ہیں لہذا جو شخص جنوں یا دیگر مخلوقات میں سے کسی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے تو وہ کافر ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی ہر چیز کا مالک وقادر ہے ،وہ نفع پہنچانے اور نقصان دینے والا ہے ،اس کے حکم اور اس کی مشیت وقدرت کے بغیر کوئی چیز وجود میں نہیں آسکتی ،چنانچہ اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کو یہ حکم دیتے ہوئے کہ آپ لوگوں کو یہ عظیم اصول بتائیں ،ارشاد فرمایا ہے :

قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (الاعراف ۷/۱۸۸)

''اے نبی (ﷺ)!آپ فرما دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اللہ ہی جو کچھ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو اپنے لئے بہت سے فائدے حاصل کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی ۔ میں تو مومنوں کو ڈرانے اور خوشخبری سنانے والا ہوں ۔ ''

اگرساری مخلوق کے سرداراورساری مخلوق سے افضل ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ بھی اللہ تعالی کی مشیت کے بغیر اپنے لئے نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتے تو کسی دوسرے کو یہ اختیار کس طرح حاصل ہوسکتا ہے ۔ اس مفہوم کی قرآن مجید میں اور بھی بہت سی آیات ہیں ۔

کاہنوں، شعبدہ بازوں، نجومیوں اوران جیسے دیگرلوگوں سے جوغیب کی خبریں بتانے کا دعوی کرتے ہیں، سوال کرنا ایک منکرامر ہے جوجائز نہیں ہے اوران کی تصدیق کرنا اس سے بھی زیادہ بڑا منکرامر ہے بلکہ یہ کفرکی ایک شاخ ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے ''جو شخص کسی نجومی کے پاس جاکر سوال کرے توچالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی ۔'' (صیح مسلم)

صیح مسلم ہی میں حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کاہنوں کے پاس جانے اوران سے سوال کرنے سے منع فرمایا ہے ۔ اہل سنن نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بھی بیان کیا ہے کہ جو شخص کاہن کے پاس جائے اوراس کی باتوں کی تصدیق کرے تووہ اس (دین وشریعت) کے ساتھ کفر کرتا ہے ،جسے حضرت محمد (ﷺ) پرنازل کیا گیا ہے ۔'' اس مفہوم کی اور بھی بہت سی احادیث مبارکہ ہیں، لہذا مسلمانوں پر یہ واجب ہے کہ وہ کاہنوں، نجومیوں اوران تمام شعبدہ بازوں سے سوال کرنے سے اجتناب کریں جوغیب کی خبریں دینے کا کاروبار کرتے اور مسلمانوں کو تلبیس میں بتلا کرتے ہیں خواہ یہ کاروبار طب کے نام سے ہویا کسی اورنام سے ۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث کے حوالے سے یہ گزرچکا ہے ۔ وہ لوگ بھی اسی ممانعت میں شامل ہیں جوطب کے نام سے غیبی امور بتانے کا دعوی کرتے ہیں جیسا کہ کئی لوگ مریض کا عمامہ (رومال وپگڑی وغیرہ) یا مریضہ کا دوپٹہ سونگھ کریہ بتاتے ہیں کہ اس مریض یا مریضہ نے یہ کام کیا جس کی وجہ سے یہ بیمار ہے حالانکہ مریض کے عمامہ میں ایسی کوئی علامت نہیں ہوتی جس سے اس کے مرض کی نشاند ہی ہوتی ہے ۔ اس دجل وفریب سے ان لوگوں کا مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ بتلائے فریب ہوکر یہ سمجھیں کہ یہ شخص طب میں ماہر ہے، مرض کے اسباب واقسام سے آگاہ ہے ۔ اس طرح کے لوگ بسا اوقات مریضوں کو کچھ دوائیں بھی دے دیتے ہیں، ہوتا یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے ہی شفا مل جاتی ہے لیکن وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں شفا ان دوائیوں کے استعمال سے ہوئی ہے مرض کا سبب بسا اوقات ان جنوں اور شیطانوں کا اثر ہوتا ہے جن کی وابستگی اس معالج سے بھی ہوتی ہے، وہ اسے بعض مخفی باتیں بتادیتے ہیں تو یہ معالج انہی پر انحصار کرتا ہے اورجنوں اور شیطانوں کی ان کے مناسب حال عبادت کرکے انہیں خوش کرتا ہے لہذا وہ اس مریض سے اپنا اثر ختم کردیتے ہیں اوراس اذیت کو ختم کردیتے ہیں جس میں انہوں نے مریض کو بتلا کررکھا ہوتا ہے، چنانچہ جنوں، شیطانوں اوران سے خدمت لینے والوں کے حوالہ سے یہ ایک مشہور ومعروف بات ہے ۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان سب باتوں سے اجتناب کریں، ایک دوسرے کو بھی ان باتوں کے ترک کرنے کی وصیت کریں، تمام امور میں اللہ تعالی کی ذات گرامی پر بھروسہ اوراعتماد کریں ۔ شرعی دم اورمباح دواوں کے ساتھ علاج میں کوئی حرج نہیں اوران اطباء سے علاج کرانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں جو حسی اور معقول اسباب کی روشنی میں مرض کی تشخیص اورپھر اس کا علاج تجویز کرتے ہیں ۔ صیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا'' اللہ تعالی نے جو بیماری بھی نازل کی ہے، اس کی شفا بھی نازل فرمائی ہے، جس نے اسے جان لیا، جان لیا اورجو نہ جان سکا وہ نہ جان سکا ۔'' اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ'' ہر بیماری کی دوا ہے، جب بیماری کا علاج صیح دوا سے کیا جائے تو اللہ تعالی کے حکم سے مریض صحت یاب ہوجاتا ہے ۔ '' نیز آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا'' اے اللہ کے بندو! دوا استعمال کرو، لیکن حرام دوا استعمال نہ کرو۔'' اس مضمون کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں ۔ ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کی اصلاح فرمائے ،ان کے دلوں اور جسموں کو ہر قسم کی بیماری سے شفا عطا فرمائے ،انہیں ہدایت سے سرفراز فرمائے ۔ ہمیں اور سب مسلمانوں کو گمراہ کن فتنوں سے اپنی پناہ میں رکھے اور شیطان اوراس کے دوستوں کی اطاعت سے محفوظ رکھے ۔

انہ علی کل شی قدیر' لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم' وصلی اللہ وسلم وبارک علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ

فتاوی مکیہ